آئینہ دیوبندیت

تالیف
ابو نعمان محمد زبیر صادق آبادی

تقریظ
حافظ زبیر علی زئی

مکتبۃ الحدیث
حضرو اٹک

آئینہ

دیوبندیت

تالیف

ابو نعمان محمد زبیر صادق آبادی

مکتبۃ الہدیٰ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب .... آئینہ دیوبندیت

اشاعت .... جون 2013ء

قیمت ....

مکتبۃ الہدیٰ

حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے لکھا ہے: "سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی نے جب انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ۲/۴۰۹، از محمد میاں دیوبندی، انگریز کے باغی مسلمان ص ۲۹۳، از محمد جانباز مرزا)

اس وقت دیوبندی "علماء" خانقاہوں اور مدارس میں روپوش تھے، کسی نے بھی جہاد کا فتویٰ نہیں دیا، بلکہ وہ اس کے برعکس انگریزوں کی فوج میں خضر علیہ السلام کو دیکھ رہے تھے!؟"

۱) دیوبندیوں کے مولوی فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی نے ایک دن کہا:

"لڑنے کا کیا فائدہ؟ خضر کو تو میں انگریز کی صف میں پا رہا ہوں"

(حاشیہ سوانح قاسمی ۲/۱۰۳، حاشیہ علمائے ہند کا شاندار ماضی ۴/۲۹۰)

اور گنج مراد آبادی کے بارے میں اشرف علی تھانوی نے کہا: "بہت بڑے عالم"

(ملفوظات تھانوی ۲/۹۳، ۲۵۳)

سرفراز صفدر نے لکھا ہے: "یہ یاد رہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی... پکے حنفی تھے" (طائفہ منصورہ ص ۷۲)

۲) عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی اپنے "امام ربانی" رشید احمد گنگوہی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں: "ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب، نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لئے طیار ہو گیا۔" (تذکرۃ الرشید ج۱ ص ۷۴، ۷۵)

معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابر نے اپنی انگریز سرکار کے مخالف باغیوں سے شاملی میں جنگ لڑی جس میں حافظ ضامن صاحب "باغیوں" کے ہاتھوں مارے گئے۔

میرٹھی دیوبندی صاحب مزید لکھتے ہیں: "اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔" (تذکرۃ الرشید ج۱ ص ۷۹)

انگریز سرکار مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہی تھی اور دیوبندی اکابر اسے مہربان سرکار قرار دے کر خیر خواہ ثابت ہو رہے تھے، سبحان اللہ!

۳) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں عاشق الٰہی دیوبندی نے لکھا ہے:

"جب بغاوت و فساد کا قصہ فرو ہوا اور رحمدل گورنمنٹ کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پا کر باغیوں کی سرکوبی شروع کی تو..." (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۷۶)

انگریزوں کی حکومت (اور انگریز سرکار) کو رحمدل کہنے والے کس منہ سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے سب سے زیادہ ڈر انگریز حکومت کو تھا!

۴) اشرف علی تھانوی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریز کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے؟ تھانوی صاحب نے جواب دیا:

"محکوم بنا کر رکھیں کیونکہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم ہی بنا کر رکھیں گے مگر ساتھ ہی انکے نہایت راحت اور آرام سے رکھا جائے گا اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔" (ملفوظات حکیم الامت ج ۶ ص ۵۵ ملفوظ نمبر ۱۰۷، ... ج ۲ ص ۱۰۹)

۵) محمد قاسم نانوتوی صاحب کے بیٹے محمد احمد کے بارے میں دیوبندیوں کی ایک معتبر کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ

"۱۳۳۔ محمد احمد حافظ شمس العلماء

پسر محمد قاسم بانی مدرسہ دیوبند سید مدرسہ کا مہتمم یا پرنسپل اور وفادار ہے۔" (تحریک شیخ الہند ص ۳۳۹)

کیا خیال ہے؟ جس شخص کے بارے میں انگریز حکومت خود اقرار کرے کہ "وفادار ہے" تو وہ کتنا بڑا وفادار ہو گا؟!

۶) محمد احسن نانوتوی کے بارے میں محمد ایوب قادری دیوبندی لکھتے ہیں:

"۲۴/مئی کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب نے بریلی کی مسجد نو محلہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے"

(کتاب "مولانا محمد احسن نانوتوی" ص ۴۰)

ایوب صاحب مزید لکھتے ہیں: "اس تقریر نے بریلی میں ایک آگ لگادی اور تمام مسلمان مولانا محمد احسن نانوتوی کے خلاف ہو گئے۔ اگر کوتوال شہر شیخ بدر الدین کی فہمائش پر مولانا بریلی نہ چھوڑتے تو ان کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا" (محمد احسن نانوتوی ص ۵۱)

۷) پی سی پامٹ نامی ایک انگریز لکھتا ہے:

"مجھ کو آج مدرسۂ عربیہ دیوبند کے معائنے سے غیر معمولی مسرت ہوئی۔ میں نہایت خوشی سے اپنا نام چندہ دہندگان میں شامل کرتا ہوں۔ پی سی پامٹ، جنٹ مجسٹریٹ سہارنپور ۲/اپریل ۱۸۹۷ء" (مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۳۲۹)

کیا خیال ہے؟ پامٹ صاحب کتنا چندہ دے کر گئے تھے اور کس وجہ سے نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے؟

۸) ایک انگریز پامر نامی نے کیا کہا تھا؟ اس کا جواب پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی سے سنئے، ایوب قادری صاحب نے لکھا ہے: "اس مدرسے نے یوماً فیوماً ترقی کی ۳۱/جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹنٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنے کی چند سطور درج ذیل ہیں:

"جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار ہے..." (محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷، نیز دیکھئے کتاب: فخر العلماء ص ۶۰)

۹) عبید اللہ سندھی دیوبندی نے اپنے ایک خط میں مدرسہ دیوبند کے بارے میں لکھا:

"مالکان مدرسہ سرکار کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں" (دیکھئے تحریک شیخ الہند ص ۳۵۸)

۱۰) عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی جو تذکرۃ الرشید اور تذکرۃ الخلیل وغیرہ کتابوں کے مصنف ہیں، نیز "قافلۂ حق" جلد ۲ شمارہ ۲ ص ۹۳، اور احمد سعید دیوبندی کی کتاب "سیف حقانی" ص ۱۴۲۔۱۵۰ میں انکی روایت پر اعتماد کیا گیا ہے۔

اسی مملوک علی صاحب کے بارے میں عبدالقدوس قارن دیوبندی اور قارن کے والد سرفراز صفدر صاحب دیوبندی نے بڑی وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ "برطانیہ کے وفادار اور خیر خواہ تھے" (ایضاح سنت ص ۱۱۱، ماہنامہ الحبیب ص ۱۰۴)

۱۱) دیوبندیوں کے اکابر میں سے ایک مملوک علی صاحب تھے، جن کے بارے میں لطیف اللہ (دیوبندی) نے لکھا ہے: "اول یہ کہ مولانا موصوف دہلی کالج میں انگریزی حکومت کے پچاس روپے ماہانہ پر ملازم تھے۔" (انفاس عدالدیہ ص ۱۰۵، حاشیہ نمبر ۵)

مملوک علی "دہلی کے عربک کالج میں سرکاری مدرس تھے" (سوانح قاسمی ۱/۲۲۲)

محمد انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی لکھتے ہیں: "دہلی کالج کے تمام انگریز، پرنسپل ان کی قدر کرتے اور ان پر اعتماد کرتے تھے۔ بلکہ گورنر جنرل نے مولانا مملوک علی کو انعام بھی دیا۔"
(سیرت یعقوب و مملوک ص ۳۲)

کیا خیال ہے ۱۸۲۵ء میں ایک روپے کا کتنا سونا ملتا تھا اور انگریز گورنر جنرل نے کس خوشی میں مملوک علی صاحب کو انعام دیا تھا؟

۱۲) حفظ الرحمٰن دیوبندی نے اپنی تقریر میں فرمایا:
"مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔" (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

تبلیغی جماعت کو انگریزی حکومت کی طرف سے کتنا روپیہ ملتا تھا اور کیوں ملتا تھا؟

حفظ الرحمٰن صاحب کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے "علامہ عثمانی" دیوبندی صاحب نے فرمایا: "دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ گو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم نہیں تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے..." (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

ممکن ہے کہ پہلے علم نہ ہو لیکن بعد میں انھیں علم ہو گیا تھا کیونکہ تھانوی صاحب خود

فرماتے ہیں: ''تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔'' (الملفوظات حکیم الامت ج ۶ ص ۵۶ ملفوظ نمبر ۱۰۷، [illegible] ج ۴ ص ۱۰۳)

۱۳) قاری محمد طیب دیوبندی نے مدرسہ دیوبند کے بنیادی ''حضرات'' کے بارے میں لکھا ہے: ''پھر جس میں اکثریت ایسے حضرات کی تھی جو تارک الدنیا اور مسجد نشین بزرگ تھے، جنھیں سیاسیات سے تو بجائے خود، عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اور یا ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک و شبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔'' الخ (حاشیہ سوانح قاسمی ۲/۲۳۶-۲۴۷)

۱۴) اشرف علی تھانوی کے ''چھوٹے بھائی جناب منشی اکبر علی صاحب مرحوم کو (جو بریلی میونسپلٹی کے سکریٹری کے معزز عہدہ پر بمشاہرہ پانچ سو روپیہ ملازم تھے) تعلیم انگریزی کیلئے منتخب فرمایا...'' (دیکھئے اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۱ باب دوم شرف نسب)

حسین احمد مدنی دیوبندی نے اشرف علی تھانوی کے بھائی کے بارے میں لکھا ہے:

''سکریٹری، آئی، ڈی، میں بڑے عہدہ دار آخیر تک رہے''

(حوالے کے لئے دیکھئے یہی مضمون فقرہ نمبر ۲۹)

تھانوی کا بھائی انگریزوں کی انٹیلی جنس (یعنی سی آئی ڈی) کا ایک اعلیٰ افسر تھا۔

نیز دیکھئے شوتاتم کراچی (اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱۳)

شورش کاشمیری نے لکھا ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ برطانوی عملداری میں سی۔ آئی۔ ڈی کے ہندوستانی اہل کار قوم فروشی اور ملک دشمنی کی شرمناک تصویروں کا البم تھے۔''

(پس دیوار زنداں ص ۲۳۶)

۱۵) دیوبندی ''مفتی'' محمد سعید خان نے کہا: ''دارالعلوم دیوبند کی جو پہلی تعمیر ہوئی ہے اس کے لیے ضروری اراضی بانی دارالعلوم کو انگریزی حکومت نے عطا کی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی تاسیس میں انگریزی حکومت کے کارندے بھی شریک تھے۔''

(ماہنامہ مقصد گجرات شمارہ نمبر ۱۲ ص ۲۹)

فرماتے ہیں: "تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔" (الملفوظات حکیم الامت ج ۶ ص ۵۶ ملفوظ نمبر ۱۰۷ اور [illegible] ص ۱۰۳)

۱۳) قاری محمد طیب دیوبندی نے مدرسہ دیوبند کے بنیادی "حضرات" کے بارے میں لکھا ہے: "پھر جس میں اکثریت ایسے حضرات کی تھی جو تارک الدنیا اور مسجد نشین بزرگ تھے، جنھیں سیاسیات سے تو بجائے خود، عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اور یا ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔" الخ (حاشیہ سوانح قاسمی ۲/ ۲۷۶۔ ۲۷۷)

۱۴) اشرف علی تھانوی کے "چھوٹے بھائی جناب منشی اکبر علی صاحب مرحوم کو (جو بریلی میونسپلٹی کے سکریٹری کے معزز عہدہ پر بمشاہرہ پانچ سو روپیہ ملازم تھے) تعلیم انگریزی کیلئے منتخب فرمایا..." (دیکھئے اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۷ باب دوم شرف نسب)

حسین احمد مدنی دیوبندی نے اشرف علی تھانوی کے بھائی کے بارے میں لکھا ہے:

"سکریٹری سی آئی ڈی میں بڑے عہدہ پر آخیر تک رہے"

(حوالے کے لئے دیکھئے یہی مضمون فقرہ نمبر ۲۹)

تھانوی کا بھائی انگریزوں کی انٹیلی جنس (یعنی سی آئی ڈی) کا ایک اعلیٰ افسر تھا۔

نیز دیکھئے شوتاخم کراچی (اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱۳۱)

شورش کاشمیری نے لکھا ہے: "حقیقت یہ ہے کہ برطانوی عملداری میں سی۔ آئی۔ ڈی کے ہندوستانی اہل کار قوم فروشی اور ملک دشمنی کی شرمناک تصویروں کا البم تھے!"

(پس دیوار زنداں ص ۴۳۶)

۱۵) دیوبندی "مفتی" محمد سعید خان نے کہا: "دارالعلوم دیوبند کی جو پہلی تعمیر ہوئی ہے اس کے لیے ضروری اراضی بانی دارالعلوم کو انگریزی حکومت نے عطا کی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی تاسیس میں انگریزی حکومت کے کارندے بھی شریک تھے۔"

(ماہنامہ صفدر گجرات شمارہ نمبر ۱۳ ص ۴۹)

تنبیہ: محمد سعید خان کے حوالے کے بارے میں زاہد حسین رشیدی کی تردید کی یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۶) حسین احمد مدنی نے اشرف علی تھانوی کا بھوتا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے:

"البتہ تحریک آزادی ہند میں ان کی رائے خلاف تھی، نہ انہوں نے کوئی مخبری کی اور نہ ان کو انگریزوں سے اس قسم کے تعلقات رکھنے کی کبھی نوبت آئی، ہاں مولانا مرحوم کے بھائی محکمہ سی، آئی، ڈی میں بڑے عہدیدار آخیر تک رہے ان کا نام مظہر علی ہے، انہوں نے جو کچھ کیا ہو مستبعد نہیں ہے۔" (مکتوبات شیخ الاسلام ج۲ ص۳۶۱)

اپنے مخالفین کی طرف سے پیش کئے گئے بعض حوالہ جات سے پریشان ہو کر دبی زبان میں اعتراف شکست کرتے ہوئے عبدالقدوس قارن دیوبندی نے لکھا ہے:

"بعض علماء سے انگریز کی حمایت میں کچھ الفاظ موجود ہیں مگر وہ تو ریہ کے طور پر ہیں"

(ایضاح سنت ص۱۶۲)

اب آل دیوبند سے کوئی پوچھے کہ جب تمہارے اپنے گھر کی کیفیت یہ ہے تو پھر دوسروں کو طعنہ کیوں دیتے ہو؟!